

ذریعے سے پیدا کر دی ہے۔ غالب کے جن شعروں کی تصویر بنانا بظاہر دشوار ہی نہیں، محال ہے، ان میں سے ایک شعر یہ بھی ہے۔ ایسا ہی شعر یہ ہے۔

سنہلنے دے مجھے اے ناامیدی! کیا قیامت ہے

کہ دامنِ خیالِ بابر چھوٹا جائے ہے مجھ سے

۵۔ لغات۔ بُعد : دوری۔

شرح : عبدالرحمن بجنوری اس شعر کے سلسلے میں فرماتے ہیں :

”روح اور مادے کا امتیاز حقیقت میں ایک فریب خیال ہے، ورنہ

مادہ محض مایا ہے۔ جب ادراک کامل اور عقل رسا ہو جاتی ہے تو

مادے کی غیرتیت خود بخود ذائل ہو جاتی ہے۔“

میں غیر کے وہم میں جتنا پیچ و تاب کھاتا ہوں اور جس قدر اس خیالی گور کھ

دھندے میں الجھتا رہتا ہوں۔ اتنا ہی اپنی حقیقت یعنی وجود حقیقی سے دور

ہوتا جاتا ہوں۔

خواجہ حالی فرماتے ہیں :

”غیر سے یہاں ماسوی الہد مراد ہے، جو صوفیہ کے نزدیک بالکل

معدوم ہے، اس لیے کہ وہ وجود واحد کے سوا سب کو معدوم

سمجھتے ہیں۔“

۶۔ لغات۔ شہود : دیکھنا۔ رویت اصطلاح صوفیہ میں ایک درجہ ہے،

جس میں سالک مراتب کثرت اور مہو ہومات صدری سے گزر کر ایسے مرتبے پر

پہنچ جاتا ہے کہ اسے ساری موجودات میں جلوہ حق بلکہ ہر شے عین حق نظر آنے

لگتی ہے۔

شاید : دیکھنے والا، شہادت دینے والا۔

مشہود : جسے دیکھا جائے۔

مشاہد : دیکھنا، معائنہ کرنا۔